حضرت عثمان ذوالنورینؓ کی سیرت ومظلومانہ شہادت

محمد طارق نعمان

ذوالحجہ کے مہینے کو اسلامی سال میں خاص اہمیت حاصل ہے اس مقدس مہینے میں ایثار وقربانی کے بے شمار واقعات رونما ہوئے جن میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دوہرے داماد، جامع قرآن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا یوم شہادت بھی ہے اس مہینہ کی 18 تاریخ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جام شہادت نوش کیا ہمارا ایمان ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ عظمت ورفعت کے روشن ستارے ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں یعنی میرے صحابہ رشد وہدایت کے ستارے ہیں۔ صحابہ کرامؓ رحمت دوعالمؐ کی صفات وکمالات کا عکس تھے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی سیرت کے بے شمار پہلو ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار سے کسی کو صدیق کا لقب ملا کسی کو فاروق کا اور کسی کو حیدر کرار کا لیکن سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ وہ خوش نصیب ہیں جنہیں دربار رسالت سے ذوالنورین کا عظیم لقب ملا۔ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ بے پناہ خوبیاں اور کمالات رکھنے والے جلیل القدر صحابی تھے۔ آپ ایسے خوش نصیب تھے کہ زندگی میں ہی کئی بار زبان رسالت سے شہادت اور جنت کی بشارت سنی۔ سخی ایسے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے معمولی اشارہ پر مسلمانوں کے لیے اپنے خزانوں کے منہ کھول دیے۔ زہد وتقویٰ ایسا کہ قبرستان سے گزر ہوتا تو چہرہ مبارک اشکبار ہو جاتا، نیک ایسے کہ زندگی بھر کبھی تہجد کی نماز قضاء نہ کی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی زندگی بھی قابل رشک تھی اور موت بھی قابل رشک۔ خلیفہ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد، کاتب وحی اور عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ آپ کا نام عثمان، والد کا نام عفان اور والدہ کا نام اردی ہے۔ آپ کی کنیت ابوعبداللہ اور لقب ذوالنورین اور غنی ہے۔ آپ نے اسلام کی راہ میں دو ہجرتیں کیں۔ ایک حبشہ اور دوسری مدینہ منورہ کی طرف۔ خلیفہ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ قریش کی ایک شاخ بنوامیہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد عفان کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ سلسلہ نسب عبد مناف پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے۔ حضرت عثمان ذوالنورین کی نانی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں۔ آپ سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے لوگوں میں چوتھے نمبر پر ہیں۔ آپ نے خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیق کی دعوت پر اسلام قبول کیا تھا۔ اسلام قبول کرنے کے جرم میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ان کے چچا حکم بن ابی العاص نے لوہے کی زنجیروں سے باندھ کر دھوپ میں ڈال دیا، کئی روز تک علاحدہ مکان میں بند رکھا گیا، چچا نے آپ سے کہا کہ جب تک تم نئے مذہب (اسلام) کو نہیں چھوڑو گے آزاد نہیں کروں گا۔ یہ سن کر آپ نے جواب میں فرمایا کہ چچا! اللہ کی قسم میں مذہب اسلام کو کبھی نہیں چھوڑ سکتا اور اس ایمان کی دولت سے کبھی دستبردار نہیں ہوں گا۔ آپ ایک خدا ترس اور غنی انسان تھے۔ آپ اللہ کی راہ میں دولت دل کھول کر خرچ کرتے۔ اسی بنا پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو غنی کا خطاب دیا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا (اوپر لپیٹنے کا) کپڑا اپنی مبارک رانوں پر رکھ لیا، اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور اندر آنے کے لئے اجازت طلب کی پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اندر آنے کی اجازت عنایت فرمائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اسی حالت میں رہے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور اجازت طلب کی پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی اجازت عنایت فرمائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی حالت میں رہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کچھ صحابہ آئے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی اجازت عنایت فرمائی پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اور اجازت طلب کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی اجازت عنایت فرمائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اسی حالت میں تشریف فرما رہے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے اپنے جسم اقدس کو کپڑے سے ڈھانپ لیا پھر انہیں اجازت عنایت فرمائی۔ پھر وہ صحابہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ دیر باتیں کرتے رہے پھر باہر چلے گئے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی خدمت اقدس میں ابوبکر، عمر، علی

اور دوسرے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حاضر ہوئے لیکن آپ صلی اللہ علیک وسلم اپنی پہلی ہیئت میں تشریف فرما رہے جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جسم اقدس کو اپنے کپڑے سے ڈھانپ لیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں اس شخص سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پہ چودہ سو صحابہ کرام نے بیعت کی اور انہیں دنیا میں ہی رب کی رضامندی حاصل ہوئی جو بیعت ہوئی اس کو بیعت رضوان کے نام سے پکارا جاتا ہے یہ اعزاز حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو حاصل ہوا کہ بیعت رضوان آپ کے لیے کی گئی۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم چودہ سو صحابہ کرام سمیت عمرہ کے لیے مکہ جاتے ہیں ایک مقام پر کفار اور مسلمانوں کے درمیان تصادم کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو سفیر اسلام بنا کر کفار مکہ کی طرف بھیجتے ہیں تاکہ انہیں یہ بتلایا جاسکے کہ مسلمان جنگ وقتال کے لیے نہیں بلکہ عمرہ کرنے کی غرض سے آئے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے جانے کے بعد نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ افسوسناک خبر ملتی ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ کو کفار نے شہید کر دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خون عثمان کا بدلہ لینے کے لیے تمام صحابہ کرام سے بیعت لیتے ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اکرام وتوقیر کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ مبارک کو عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ قرار دے کر خود بیعت لیتے ہیں۔ گویا ''نبی کا ہاتھ عثمان کا ہاتھ عثمان کا ہاتھ نبی کا ہاتھ''

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے علاوہ کوئی ایسا سعادت مند نہیں جس کے عقد نکاح میں ایک ہی نبی کی دو صاحبزادیاں آئی ہوں۔ قبول اسلام کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو جو شرف حاصل ہوا وہ آپ کی کتب منقبت کا سب سے درخشندہ باب ہے آپ رضی اللہ عنہ داماد رسول ہیں اور ایسے خوش نصیب انسان ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بیٹیاں یکے بعد دیگرے آپ کے نکاح میں آئیں اس اعزاز کی بدولت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ذوالنورین کا لقب ملا۔ یعنی دونوروں والا۔ پہلا نکاح نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا سے ہوا جس دن بدر کی فتح کی خوشخبری مدینہ پہنچی اس وقت اہل مدینہ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کو دفن کر رہے تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ محبوب خدا کی بیٹی کی قبر پہ مٹی ڈال رہے تھے حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ غمگین واداس رہتے تھے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا رشتہ رقیہ کی وفات کی وجہ سے ٹوٹ گیا ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دوسری صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کر دیا جب ان کا بھی انتقال ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عثمان! اگر میری چالیس بیٹیاں بھی ہوتیں تو میں یکے بعد دیگرے تیرے نکاح میں دے دیتا۔

شہادت عثمان ذوالنورین: باغیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کا محاصرہ چالیس روز تک کیے رکھا۔ پینے کے لیے پانی تھا نہ کھانے کے لیے کچھ، وہ عثمان جس نے مسلمانوں کے لیے بئیر رومہ کو خرید کر وقف کیا ایک وقت ایسا آیا کہ وہ خود پانی کو ترس گیا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر پہ پہرے دار حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے جگر کے ٹکڑے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے حضرات حسنین کریمین تھے، باغی دیوار پھلانگ کے اندر گھر میں داخل ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قرآن پاک کی تلاوت فرما رہے تھے یہ آیت ورد زبان تھی فسیکفیکھم اللہ اتنے میں ظالموں نے تلوار چلائی تو آپ کی زوجہ محترمہ حضرت نائلہ آگے بڑھی ہاتھوں سے روکنے کی کوشش کی وار کو، حضرت نائلہ کی ہاتھوں کی انگلیاں ایک ظالم کے وار سے ہاتھوں سے جدا ہوگئیں۔ ظالموں نے سب سے پہلا وار قرآن پاک پہ کیا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کا پہلا قطرہ جا کر قرآن پاک پہ گرا، قیامت کے دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی گواہی خدا کا پیارا قرآن دے گا۔ 18 ذوالحجہ کو حضرت

یہود ونصاریٰ کی نااہلی اور بداعمالیاں

عبدالحفیظ اسلامی

سورۂ توبہ میں ہے، اے ایمان لانے والو، ان اہل کتاب کے اکثر علماء اور درویشوں کا حال یہ ہے کہ وہ لوگوں کے مال باطل طریقوں سے کھاتے ہیں اور انہیں اللہ کی راہ سے روکتے ہیں۔ دردناک سزا کی خوشخبری دو ان کو جو سونے اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور انہیں خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ ایک دن آئے گا کہ اسی سونے چاندی پر جہنم کی آگ دہکائی جائے گی اور پھر اسی سے ان لوگوں کی پیشانیوں اور پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغا جائیگا۔ یہ ہے وہ خزانہ تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا، لو اب اپنی سمیٹی ہوئی دولت کا مزہ چکھو۔ مذکورہ دو آیات مبارکہ میں اللہ تبارک تعالیٰ نے اہل کتاب (یہود ونصاری) کے اکابرین کے کالے دھندوں کا حال بیان فرمایا پھر آگے ان لوگوں کو اس بات سے آگاہ کر دیا کہ جو لوگ مال ودولت جمع کرتے ہیں مگر اللہ کی راہ میں (انفاق فی سبیل اللہ) نہیں نکالتے ان لوگو کو جان لینا چاہئے کہ دردناک سزا ان کیلئے تیار ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی بات ختم فرمانے سے قبل یوم حشر (قیامت) کی یاددہانی فرماتے ہوئے یہ بات واضح کر دی کہ باطل طریقہ سے کمایا ہوا مال اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے جی چراتے ہوئے جمع کی گئی دولت کس طرح ان مجرمین کو لے ڈوبے گی اس کا نقشہ یو کھینچا گیا کہ جو مال یہ کماتے ہیں یہی ان کیلئے تکلیف دینے کا سامان بن جائے گا۔

یہود ونصاریٰ کی نااہلی اور بداعمالیاں: اہل کتاب (یہود ونصاری) کی نااہلی یہ تھی کہ اللہ نے اپنے رسولوں کے ذریعہ ان پر اپنے احکام و(مرضیات) کی تعلیمات کو واضح فرما دیا، مگر ان لوگوں کی اکثریت نے اس سے درس حاصل نہیں کیا۔ اپنی زندگی کو اس کے مطابق نہیں بنایا بلکہ ان ناہنجاروں نے اپنے نبی سے طرح طرح کے مطالبہ کئے، حیلے بہانوں سے کام لیا۔ اللہ کی کتاب کے عین مطابق دنیا کا نظام چلانے کے بجائے خود ساختہ طریقوں پر عمل کیا۔ علاوہ ازیں ان کی ناشکری وناقدری کا عالم یہ تھا کہ ''اللہ نے انہیں مشکل سے نکال کر راحت بخشی اور کمزور سے طاقتور بنایا، محکومی سے آزاد کر کے حاکم بنایا اور ملک کا اقتدار ان کے ہاتھوں میں دے دیا اور سب سے بڑی نعمت یہ عطا کی کہ آخرت بنانے اور ملک کا نظام چلانے اپنے رسولوں کے ذریعہ توراۃ وانجیل کو دستور حیات کی حیثیت سے ان تک پہنچا دیا مگر انہوں نے اللہ کی ان نعمتوں کی قدر نہیں کی تو اللہ نے بھی ان کی نااہلی کی بدولت دنیا کی امامت ان سے چھین لی۔ ان کی بداعمالیوں کا حال یہ تھا کہ اپنی شب وروز کی زندگی میں افراط وتفریط کا شکار ہوگئے مفاد دنیا کی خاطر حق کو چھپائے رکھا، اللہ کی نازل کردہ کتابوں میں تحریف کی گئی، من چاہے طریقہ سے حرام کو حلال کرلیا اور حلال کو زبردستی حرام قرار دے لیا حد تو یہ ہے کہ عوام کو غلط راہ پر لگا کر ان کا استحصال کیا اور اللہ کی آیات کو (قلیل زر کے عوض) فروخت کر دیا یہود نصاری کے اکابرین نے اس طرح کی اجارہ داری قائم کر دی کہ اللہ نے جو کتاب ان پر اتاری تھی اس کی تعلیمات کو صرف اپنے حلقوں کی حد تک محدود کر دیا۔ اس طرح یہ لوگ مغضوب ہوئے اور اپنے ہی ہاتھوں سے اللہ کے عذاب کو بلایا۔ آخر کار دنیا میں یہ لوگ ذلیل خوار ہوئے اور آخرت کا دردناک عذاب بھی تیار ہے۔

اکابرین اہل کتاب کے سیاہ دھندے: فرمایا: ان اہل کتاب کے اکثر علماء اور درویشوں کا حال یہ ہے کہ وہ لوگوں کے مال باطل طریقوں سے کھاتے ہیں۔ اس طرح احبار سے مراد علماء یہود ہیں۔ کہ یہ غلط باتوں کو حسین لباس پہنا کر عوام کے سامنے پیش کرتے ہیں اور اپنے مفاد کی خاطر لوگوں کی خواہش کے مطابق فتوی دیتے اور ''رہبان'' ''جمع ہے راھب کی، جو ''رہبر'' سے مشتق ہے۔ اس سے مراد علماء نصاری ہیں، جو جوگیوں ودرویشوں کی شکل میں عوام کے سامنے آتے ہیں اور تارک دنیا ہونے کا ڈھونگ رچاتے ہیں۔ غرض کہ فرمایا جارہا ہے کہ اہل کتاب کے اکثر علماء ودرویش لوگوں کا مال ناحق کھا جاتے ہیں۔ ا، مولانا محمد نعیم الدین صاحبؒ نے یوں لکھا ہے۔'' اس طرح کہ دین کے احکام بدل کر لوگوں سے رشوتیں لیتے ہیں اور اپنی کتابوں میں طمع زر کیلئے تحریف وتبدیل کرتے ہیں اور کتب سابقہ کی جن آیات میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت وصفت مذکور ہے مال حاصل کرنے کیلئے ان میں فاسد تاویلیں اور تحریفیں کرتے ہیں۔ مولانا عبدالکریم صاحبؒ لکھتے ہیں کہ ''اہل کتاب ہو کر عام انسانوں کو اللہ کا صاف صاف پیغام پہنچا کر انہیں جینے کا سلیقہ سکھانے اور آخرت میں اللہ کے سامنے حاضری کے وقت کام آنے والے ایمان اور نیک عمل کی دعوت دینی چاہئے تھی، اس کے بجائے مذہب میں ڈھونگ اور رسومات کے ڈھیر لگا دیئے، خود بھی لنگر لنگوٹ کس کر دنیا چھوڑنے کا ناٹک رچایا پھر بھی پیٹ نے کسی کو چھوڑا نہیں تو بغیر کمائے کیسے جی سکتے تھے اور ترک دنیا کے سبب معاش اور روزی کے وسیلے بھی چھوڑ چکے تھے۔ اب تک ایک راستہ نیا نکالا کہ عوام سے ٹکے وصول کئے سرمایہ داروں کے ساتھ ساتھ کھانٹھ کرلی اور بھولی عوام کو اپنے پنجے میں کس لیا، دین کو بیچا اور مذہبی گدیاں قائم کیں جو ایمان کے نیلام گر ثابت ہوئے اور یہاں سے نجات کے پروانے جاری کرنے لگے۔ یہ طبقہ پورے سماج کو مذہب سے بدظن کرتا رہا اور مذہب کا مبلغ اور محافظ بھی مشہور ہوا اور مذہب کے نام پر ڈاکہ گیری بھی کرتا رہا۔ (حوالہ تشریح القرآن)

علماء یہود ونصاری کا ایک اور بڑا جرم: اس طرح ان مجرمین کے بداعمالیوں کا تذکرہ فرمانے کے بعد ایک اور بڑے جرم کی طرف اللہ تعالیٰ نشاندہی فرما رہے ہیں۔ وہ یہ کہ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ ط اور انہیں اللہ کی راہ سے روکتے ہیں۔ یعنی مذہب اسلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت قبول کرنے سے لوگوں کو روکتے ہیں کہ اگر لوگ مذہب اسلام قبول کرلیں اور آپؐ کے دست حق پرست پر بعیت کرتے ہوئے اسلامی طرز زندگی اختیار کرنے لگیں تو ہماری اجارہ داری ولیڈری ختم ہو جائے گی۔ لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی اور اسلام کے خلاف بڑے خوبصورت انداز میں زہرافشانی کی۔ تارک دنیا کا ڈھونگ رچا کر عوام کو بے وقوف بنایا گیا، غرضکہ ان پیٹ کے پجاریوں نے اپنے مفاد کی خاطر عوام کو راہ حق سے روک رکھا۔ ''یعنی ظالم صرف یہی ستم نہیں کرتے کہ فتوے بیچتے ہیں، رشوتیں کھاتے ہیں، نذرانے لوٹتے ہیں، ایسے ایسے مذہبی ضابطے اور مراسم ایجاد کرتے ہیں جن سے لوگ اپنی نجات ان سے خریدیں اور ان کا مرنا جینا اور شادی وغم کچھ بھی ان کو کھلائے بغیر نہ ہوسکے اور وہ اپنی قسمتیں بنانے اور بگاڑنے کا ٹھیکہ دار ان کو سمجھ لیں، بلکہ مزید براں اپنی انہی اغراض کی خاطر یہ حضرات خلق خدا کو گمراہیوں کے چکر میں پھنسائے رکھتے اور جب کبھی کوئی دعوت حق اصلاح کیلئے اٹھتی ہے تو سب سے پہلے یہی اپنی عالمانہ فریب کاریوں اور مکاریوں کے حربے لے کر اس کا راستہ روکنے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ (تفہیم القرآن جلد دوم صفحہ ۱۹۱ حاشیہ ۳۳)

اکابرین کی بگاڑ کا عوام پر اثر: فرمایا، ترجمہ: دردناک سزا کی خوشخبری دو ان کو جو سونے اور چاندی کو جمع کر کے رکھتے ہیں اور راہ خدا میں خرچ نہیں کرتے۔ یہ حقیقت ہے کہ جب اکابرین قوم کی عملی زندگی میں بگاڑ آجاتا ہو تو اس کا اثر عوام پر لازمی طور پر پڑتا ہے۔ علماء یہود ونصاری کا عوام کو اللہ کی راہ سے روکنے کا ایک خراب نتیجہ یہ بھی رہا ہے کہ عوام کے اندر جو سرمایہ دار لوگ تھے وہ خدا کی راہ میں اپنا مال (فی سبیل اللہ) خرچ کرنے کے بجائے صرف جمع بندی میں پڑ گئے اور اپنے انبیاء کی لائی ہوئی دعوت حق کی سربلندی کیلئے خرچ نہیں کیا۔ غرض کہ ایمان والوں سے مخاطب فرما کر یہود ونصاری کا تذکرہ کرنا اور ان کی بداعمالیوں کی طرف نشاندہی فرمانا، دراصل دعوی ایمان کرنے والے ان لوگوں کو متنبہ کرنا ہے جو اپنے ایمان میں ضعف ونفاق کی کیفیت رکھتے تھے یا پھر سستی وکاہلی کی بناء پر راہ خدا میں جان ومال کا زیاں برداشت کرنے سے جی چرا رہے تھے، لہٰذا اب اس طرح کے لوگوں کو سخت انتباہ دیا جارہا ہے کہ ''خوشخبری دو ان کو جو سونے اور چاندی کو جمع کر کے رکھتے ہیں اور راہ خدا میں خرچ نہیں کرتے۔ خوشخبری اس بات کی کہ یہی سونا اور چاندی ان کے حق میں درد اور تکلیف پہنچانے کا سامان بن جائے گا۔

سونا اور چاندی، سامان عذاب: ترجمہ، ایک دن ایسا بھی آئے گا کہ آگ سونے چاندی پر دہکائی جائے گی پھر ان کی پیشانی، پہلو اور پیٹھوں پر داغ دیئے جائیں گے۔ مال دولت کمانا اور جمع کرنا منع نہیں ہے لیکن اس مال کو راہ خدا میں خرچ نہ کرتے ہوئے اس کا خزانہ بنانا اسلام کی نگاہ میں برا ہے اس طرح ان کے متعلق فرمایا گیا کہ اسی سونے وچاندی کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا اور پھر اسے ان لوگوں کی پیشانی اور پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغا جائے گا۔ مولانا امین احسن اصلاحیؒ نے پیشانی اور پہلو اور پیٹھ کے متعلق ایک اہم نکتہ یوں بیان کیا کہ یعنی راہ خدا سے بچا اور چرا کر جو دولت جمع کی جاتی ہے وہ قیامت کے دن پیشانی کا داغ اور پہلو اور پیٹھ کا زخم بنے گی۔

موجودہ آفت کے ہم خود ذمہ دار

ابونصر فاروق

دنیا کی زندگی کے ہر لمحے اور اللہ کی طرف سے دی جانے والی ہر نعمت کا قیامت میں حساب لیا جائے گا اور اسی کی بنیاد پر انسان کے جنتی اور جہنمی ہونے کا فیصلہ ہوگا اس تصور کو بھی یہ غیر مسلم آبادی نہیں مانتی ہے۔ اس طرح یہ مکمل آبادی قرآن وسنت کی تعلیمات کی روشنی میں زمین اور آسمان کے بیچ زندہ رہنے کا حق کھو چکی ہے۔ جو لوگ مسلمان کہے جاتے ہیں اُن کا دعویٰ ہے کہ وہ اوپر لکھی ہوئی باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان کو مانتے ہیں۔ لیکن سچائی یہ ہے کہ ایک لاکھ میں شاید ایک مسلمان ایسا ملے گا جسے دیکھ کر اندازہ ہوگا کہ واقعی یہ دین کی راہ پر چلنے والا، شریعت کی پیروی کرنے والا، حرام حلال کے فرق کو سمجھنے والا، اللہ اور اُس کے بندوں کا حق پہچان کر اُن کو خوش دلی سے ادا کرنے والا، انسانیت کا خادم اور ہمدرد ہے اور اپنی ذات سے زیادہ اسے دوسرے انسانوں کی بھلائی اور تکلیف کی فکر رہتی ہے۔ عام طور پر اخلاق وایمان کے اعتبار سے مسلمان بھی ویسے ہی گمراہ، بے دین، بے غیرت، بدکار، بے حیا اور دنیا کے لالچی دکھائی دیتے ہیں جیسے غیر مسلم دنیا کی عادت اور حالت ہے۔ اب نیچے کی آیتوں میں پڑھئے کہ اللہ تعالیٰ قرآن سے غافل رہنے والے اور اس پر عمل نہیں کرنے والے کے ساتھ دنیا میں کیا برتاؤ کرتا ہے۔ اب اُس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ کی آیات کو جھٹلائے اور اُن سے منہ موڑے، جو لوگ ہماری آیات سے منہ موڑتے ہیں اُنہیں اُن کی لاپرواہی کے نتیجے میں ہم بدترین سزا دے کر رہیں گے۔ (انعام: ۱۵۷) اور اُس سے بڑا ظالم کون ہوگا جسے اُس کے رب کی آیات کے ذریعہ سے نصیحت کی جائے اور پھر وہ اُن سے منہ پھیر لے، ایسے مجرموں سے تو ہم انتقام لے کر رہیں گے۔ (السجدہ: ۲۲)

اور جو میرے ذکر (درس نصیحت) سے منہ موڑے گا اُس کے لئے دنیا میں تنگ زندگی ہوگی اور قیامت کے روز ہم اُسے اندھا اٹھائیں گے۔ (۱۲۴) وہ کہے گا پروردگار! دنیا میں تو میں آنکھوں والا تھا۔ یہاں مجھے اندھا کیوں اُٹھایا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، ہاں جس طرح ہماری آیات کو جب کہ وہ تیرے پاس آئی تھیں، تو نے بھلا دیا تھا، اسی طرح آج تو بھلایا جا رہا ہے۔ (طٰہٰ: ۱۲۴ تا ۱۲۶)

مسلمان اگر سچے اہل ایمان ہوتے، شریعت کی سچی پیروی کر کے دنیا کو دکھاتے کہ دیکھو قلیل آمدنی میں، سادہ انداز سے زندگی گزار کر ہم کیسے سکون سے خوش گوار اور مطمئن زندگی گزار رہے ہیں۔ تم بھی اللہ کی بندگی کرو تم بھی اللہ کی نعمت سے مالا مال ہو جاؤ گے۔ یہ غیر مسلموں کی خدمت کرتے، اُن کے کام آتے، اُن کی بھلائی کے لئے جدوجہد کرتے تو وہ غیر مسلم ان کے دشمن نہیں ان کے دوست، ہمدرد اور خیر خواہ بن جاتے۔ لیکن ان مسلمانوں نے ایسا نہیں کیا، بلکہ اپنے حق کے لئے لڑتے رہے اور مسلمانوں کی اس حماقت اور نادانی کے نتیجے میں ان کو ان کا حق تو نہیں ملا لیکن ان کے بدخواہ اور دشمن گروہ نے اپنی قوم کو آسانی سے یہ سمجھا کر مسلمانوں کے خلاف بھڑکا دیا کہ دیکھو یہ جو اپنے حق کا مطالبہ کر رہا ہے تو یہ دراصل تمہارا ہی حق مانگ رہا ہے اور تم کو نقصان پہنچانا چاہ رہا ہے۔ اور اس ملک کی غیر مسلم آبادی گمراہ بن کر مسلمانوں کے خون کی پیاسی ہوگئی۔ اگر مسلمان سچے اور پکے مسلمان ہوتے اور اوپر لکھی ہوئی حکمت عملی کو اپناتے تو پس ماندہ اور کمزور لوگ مسلمانوں کے دشمن نہیں دوست بن جاتے اور پھر وہ قلیل طبقہ جو شروع سے ان پسماندہ اور کمزور لوگوں پر ظلم کرتا چلا آرہا ہے اور آج بھی کر رہا ہے، وہ اپنی سازشوں میں ناکام ہو جاتا۔ مگر مسلمانوں نے اپنی حماقت اور نادانی سے دنیا والوں کو بھی اپنا دشمن بنا لیا اور اپنی بے دینی اور گنہگار زندگی کے سبب اللہ کو بھی ناراض کر دیا۔ ورنہ اللہ تعالیٰ ان مسلمانوں پر اپنی رحمت کے وسیلے سے دنیا پر جو رحمتیں اور برکتیں نازل کرتا اُس سے غیر مسلم دنیا بھی فیضیاب ہوتی اور زندگی آرام واطمینان سے گزرتی۔ جب بارش ہوتی ہے تو مسلمانوں سے زیادہ کاشت کاری کرنے والے غیر مسلم اُس کا سب سے زیادہ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ جب وبائی بیماریاں نہیں آتی ہیں تو مسلمانوں سے زیادہ غیر مسلم ان آفتوں سے محفوظ رہتے ہیں۔ مگر جب مسلمان ہی گنہگار ہو گئے اور اللہ کی رحمت وبرکت کا دروازہ بند کروا دیا تو اپنے ساتھ ساتھ دنیا والوں کی زندگی میں بھی عذاب برپا کر دیا۔ مدینہ میں جب ایک بار شدید گرمی پڑی تھی اور قحط ہو گیا تھا تو حضرت عمرؓ جو خلیفہ تھے اُنہوں نے مسلمانوں کے ساتھ میدان میں جا کر بارش کے لئے نماز پڑھی اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہے۔ نماز مکمل کرنے کے بعد جب واپس ہونے لگے تو ایک صحابی نے پوچھا اے امیر المؤمنین آپ نے تو بارش کی دعا کی ہی نہیں۔ خلیفہ نے فرمایا انسانوں کے گناہ جب بڑھ جاتے ہیں تو رحمت کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ میں نے توبہ استغفار کے ذریعہ اُن دروازوں کے کھلنے کا بندوبست کر دیا ہے۔ میں نے اوپر جو بات لکھی ہے وہ اس واقعہ کی روشنی میں سمجھا جاسکتا ہے کہ غیر مسلموں کے نہیں اہل ایمان کے گنہگار ہونے کے سبب اللہ کی رحمت وبرکت کی برسات رک جاتی ہے۔ مسلمان اگر اپنی اصلاح کر لیں، سچے اور پکے مسلمان بن جائیں، حرام خوری چھوڑ دیں، ظلم وزیادتی سے توبہ کرلیں، مسلمانوں سے نفرت کی جگہ محبت کرنے والے بن جائیں اور اللہ کے بندوں کے خادم اور خدمت گار بن جائیں تو پلک جھپکتے موسم بدلے گا اور زمین پر بسنے والے اطمینان کی سانس لیں گے۔ خبر آ رہی ہے کہ مانسون تو آیا ہے مگر وہ بھی اس طرح آیا ہے کہ سیلاب پیدا ہو گیا ہے اور ہزاروں ہزار کی آبادی اُس سے متاثر ہو کر تباہ وبرباد ہو گئی ہے۔ ممکن ہے کہ برسات بھی پوری دنیا کے لئے راحت نہیں آفت لائے تب کیا ہوگا؟

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم میں کچھ لوگ تو ایسے ضرور ہونے چاہئیں جو نیکی کی طرف بلائیں، بھلائی کا حکم دیں، اور برائیوں سے روکتے رہیں۔ جو لوگ یہ کام کریں گے وہی فلاح پائیں گے۔ (البقرہ: ۱۰۴)

حضرت ابوسعید خدریؓ روایت کرتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا: تم میں سے جو آدمی کسی برائی کو دیکھے تو اُسے ہاتھ سے بدل دے اگر یہ نہ کر سکے تو زبان سے بدل دے اور اگر یہ بھی نہ کر سکے تو دل سے بدل دے اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے۔ (نسائی)

حضرت جریرؓ بن عبداللہ کا بیان ہے اُنہوں نے رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سنا کسی قوم کا کوئی آدمی اُن کے درمیان گناہ کرتا ہو اور وہ اُسے روکنے کی طاقت رکھنے کے باوجود نہ روکیں تو اللہ تعالیٰ اُن کی موت سے پہلے اُن کو عذاب میں مبتلا کر دے گا۔ (ابوداؤد)

حضرت حذیفہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے تم ضرور نیک باتوں کا حکم دیتے رہنا اور بری باتوں سے روکتے رہنا ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر عذاب مسلط کر دے گا پھر تم دعا کرو گے مگر تمہاری دعا قبول نہیں ہوگی۔ (ترمذی) کاش میری اس تحریر کو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی ہدایت اور دین پسند بننے کا ذریعہ بنا دے، اُن کو نیک بننے کی توفیق دے اور اس قابل بنا دے کہ اُن کی دعائیں قبول ہوں اور وہ اللہ سے موجودہ آفت کو ٹالنے کی دعائیں کریں اور پوری دنیا کی انسانی آبادی اُن کی بدولت موجودہ آفت سے نجات پائے۔ اس کے لئے اپنے گناہوں کا اقرار واعتراف اور اللہ تعالیٰ سے اسے معاف کرنے کے لئے توبہ اور استغفار کی کثرت شروع ہو جائے۔

نعت رسولؐ

شہہ کونینؐ محبت سے جدھر دیکھیں گے
پھولتے پھلتے امیدوں کے شجر دیکھیں گے
اُس طرف خلد کے نظارے سمٹ آئیں گے
یا نبیؐ کہہ کے یہ دیوانے جدھر دیکھیں گے
جانے کب خواب میں آئیں گے مدینے والے
جانے کب شامِ شب غم کی سحر دیکھیں گے
کب مدینے کا سفر ہوگا میسر کب ہم
جگمگاتے ہوئے قسمت کا گہر دیکھیں گے
روز و شب ہوتی ہے انوار کی بارش ہر سو
چل کے اکبار مدینے میں مگر دیکھیں گے
صورتِ آئینہ حیران ہی رہ جائیں گی
اہل عالم جو مسلماں کا جگر دیکھیں گے
تیری تقدیر بدل جائے گی دم بھر میں ضیاءؔ
اک نظر سرورِ عالمؐ جو ادھر دیکھیں گے

ضیاء قادری اجمیری حیدرآباد

☆☆

لبوں پر مُنوّر ہیں باتیں نبیؐ کی
صداقت کے گوہر ہیں باتیں نبیؐ کی
کوئی اس میں تبدیلی آئے گی کیسے
زمانے کو ازبر ہیں باتیں نبیؐ کی
جو عاصی تھے وہ متّقی بن گئے ہیں
بڑی بندہ پرور ہیں باتیں نبیؐ کی
گماں اِن پہ ذرّہ برابر بھی کیا ہو
حقیقت سراسر ہیں باتیں نبیؐ کی
ہر اک لفظ کھولے گا دَرِ مغفرت کے
نبوّت کا جوہر ہیں باتیں نبیؐ کی
اِسے اوڑھنا اور بچھونا بَنا لو
حدیثوں کی چادر ہیں باتیں نبیؐ کی
جو جنّت کو جائے گا وہ جان لے گا
کہ حوروں کا زیور ہیں باتیں نبیؐ کی
جنھوں نے سنی ہیں وہ کہتے ہیں ڈٹ کر
بلند اور برتر ہیں باتیں نبیؐ کی
ہماری نظر سے جو اوجھل رہا ہے
وہ نادیدہ منظر ہیں باتیں نبیؐ کی
دکھائی تو دیتی ہیں بوندوں سی حافظؔ
مگر اک سمندر ہیں باتیں نبیؐ کی

ڈاکٹر حافظ کرناٹکی